شکیب جلالی

(حالاتِ زندگی)

شکیب جلالی کا اصل نام سید حسن رضوی، یکم اکتوبر ۱۹۳۴ء کو علی گڑھ کے ایک قصبے سیدانہ جلال میں پیدا ہوئے۔ بچپن کا زیادہ عرصہ بدایوں میں گزارا۔ جہاں اُن کے والد ملازمت کے سلسلے میں تعینات تھے۔ لیکن دس سال کی عمر میں والدہ کی حادثاتی موت کے بعد اُن کے والد ذہنی توازن کھو بیٹھے اور پھر کچھ دنوں بعد انتقال کر گئے۔ اِن دونوں واقعات کا سید حسن رضوی کے ذہن پر کچھ ایسا اثر پڑا کہ وہ شکیب جلالی بن گئے۔

۱۹۵۰ء میں شکیب جلالی نے بدایوں سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور پھر پاکستان چلے آئے جہاں سیالکوٹ سے انہوں نے ایف۔اے اور پھر لاہور سے بی۔اے آنرز کی ڈگری حاصل کی۔ ایم۔اے کرنے کے آرزومند تھے مگر معاشی تنگ دستی آڑے آئی۔ راولپنڈی سے ایک ادبی جریدے ''گونج'' کا اجرا کیا مگر بدقسمتی سے یہ جریدہ کامیابی سے ہم کنار نہ ہو سکا اور لاہور واپس آ ئے۔

لاہور میں انہوں نے چند ادبی جرائد کے لیے کام کیا۔ جن میں ''شاہکار''، ''وحدت'' اور ''جاوید'' شامل ہیں۔ اس کے بعد وہ صحافتی میدان میں آ گئے اور روزنامہ ''مغربی پاکستان اور مشرق'' کے لیے کام کیا۔ پھر بھکر میں تھل ڈیویلپمنٹ اتھارٹی میں ملازمت اختیار کی۔

اُن کی شاعری کا سب سے بڑا وصف یہ ہے کہ انہوں نے غزل کو نیا لہجہ دیا۔ وہ منفرد اسلوب کے شاعر تھے۔ ان کی غزل کا مزاج سب سے مختلف ہے۔ جہاں بھی شعری طرز احساس اور جدید طرز احساس کے خوبصورت ترین امتزاج کی بات ہوتی ہے تو شکیب جلالی کا نام سرفہرست دکھائی دیتا ہے۔

شکیب جلالی کے کلام میں سادگی، سلاست اور روانی موجود ہے جو پڑھنے والے کو بے حد متاثر کرتی ہے۔ وہ بات کو نہایت آسان، سادہ اور عام فہم الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ اُن کی زندگی غموں سے بھری ہوئی تھی۔ جس کا اثر ان کے کلام پر پڑنا یقینی تھا۔ لہٰذا ان کے کلام میں جس قدر سوز و گداز موجود ہے شاید ہی میر تقی میر کے علاوہ کسی اور شاعر کے ہاں موجود ہو۔ اُن کی شاعری غم و الم اور مصائب کا مجموعہ ہے۔

اُن کی غزلیات کا مجموعہ ''روشنی اے روشنی'' اُن کی وفات کے چھ سال بعد ۱۹۷۲ء میں شایع ہوا۔ اس مجموعہ کلام کا شمار اُردو کے چند اہم ترین شعری مجموعوں میں ہوتا ہے۔ ۱۹۶۶ء میں صرف ۳۲ سال کی عمر میں وفات پائی۔

غزل

(شکیب جلالی)

مقاصدِ تدریس

۱۔ طلبہ کو اُردو غزل میں بہ تدریج بدلتے ہوئے رجحانات کی نشاندہی کرنا۔
۲۔ شکیب جلالی کے خوبصورت استعارات اور تشبیہات سے آشنا کرانا۔
۳۔ اُردو غزل میں شکیب جلالی کا مقام بتانا۔
۴۔ عبارت کو خاص رفتار کے ساتھ منتخب انداز (Skim & Scan) میں سکھانا۔

خاص الفاظ و تراکیب پیڑ۔ وحشت۔ آنکھ جھپکی ۔ پتوار ۔ دلدل ۔ پرستار ۔ آئینہ بردار ۔ تجلّی۔ دستار ۔ پسِ دیوار

آ کے پتھر تو مرے صحن میں دو چار گرے
جتنے اُس پیڑ کے پھل تھے، پسِ دیوار گرے

ایسی وحشت تھی فضاؤں میں کھلے پانی کی
آنکھ جھپکی بھی نہیں، ہاتھ سے پتوار گرے

مجھے گرنا ہے تو میں اپنے ہی قدموں میں گروں
جس طرح سایۂ دیوار پہ دیوار گرے

دیکھ کر اپنے در و بام لرز جاتا ہوں
میرے ہمسائے میں جب بھی کوئی دیوار گرے

وقت کی ڈور خدا جانے کہاں سے ٹوٹے
کس گھڑی سر پہ یہ لٹکتی ہوئی تلوار گرے

ہاتھ آیا نہیں کچھ رات کی دلدل کے سوا
ہائے کس موڑ پہ خوابوں کے پرستار گرے

وہ تجلّی کی شعاعیں تھیں کہ جلتے ہوئے تیر
آئینے ٹوٹ گئے، آئینہ بردار گرے

دیکھتے کیوں ہو شکیب اتنی بلندی کی طرف
نہ اٹھایا کرو سر کو کہ یہ دستار گرے

(روشنی اے روشنی)

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

الف) شاعر پہلے شعر میں کیا بتانا چاہتا ہے۔

ب) شاعر کے ہاتھ سے پتوار کیوں گرے؟

ج) شاعر کیوں اپنے ہی قدموں میں گرنا چاہتا ہے؟

د) سر پر لٹکتی ہوئی تلوار سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

ہ) غزل میں استعمال کی گئی مختلف تشبیہات اور استعارات کی نشاندہی کریں۔

۲۔ غزل کے مطابق درج ذیل میں درست کی نشاندہی کریں۔

الف) دوسرے شعر میں شاعر نے استعمال کیا ہے:

(i) محاورہ (ii) استعارہ (iii) تشبیہ (iv) تلمیح

ب) تیسرے شعر میں شاعر اظہار کرتا ہے:

(i) غرور کا (ii) خودداری کا (iii) عاجزی کا (iv) بے وفائی کا

ج) چوتھے شعر میں شاعر نے ذکر کیا ہے:

(i) موت کا (ii) زندگی کا (iii) مایوسی کا (iv) گھبراہٹ کا

د) آنکھ جھپکنا، قواعد کی رو سے ہے:

(i) تلمیح (ii) تشبیہ (iii) استعارہ (iv) کنایہ

۳۔ غزل کے مطابق درج ذیل خالی جگہیں درست الفاظ سے پُر کریں۔

الف) ایسی .... تھی فضاؤں میں کھلے پانی کی	(دہشت / وحشت)
ب) آ کے پتھر تو مرے .... میں دو چار گرے	(صحن / گھر)
ج) آنکھ جھپکی بھی نہیں ہاتھ سے .... گرے	(تلوار / پتوار)
د) ہاتھ آیا نہیں کچھ رات کی .... کے سوا	(دلدل / سراب)
ہ) نہ اٹھایا کرو .... کو کہ یہ دستار گرے	(سر / گردن)

۴۔ غزل کے مطابق درج ذیل اشعار مکمل کریں۔

الف) ایسی وحشت تھی فضاؤں میں کھلے پانی کی

....

ب) وقت کی ڈور خدا جانے کہاں ٹوٹے

....

ج) ....

ہائے کس موڑ پہ خوابوں کے پرستار گرے

د) ....

آئینے ٹوٹ گئے آئینہ بردار گرے

ہ) دیکھتے کیوں ہو شکیب اتنی بلندی کی طرف

....

۵۔ درج ذیل کی مختصر وضاحت کریں۔

آئینہ بردار گرے۔ سر پر لٹکتی ہوئی تلوار ۔ خوابوں کے پرستار ۔ تجلّی کی شعاعیں

۶۔ غزل کے پہلے تین اشعار کی تشریح کریں۔

۷۔ کتاب میں شامل شکیب جلالی کی غزل کے مجموعی تاثر سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

سرگرمیاں

۱۔ اساتذہ کرام طلبہ سے کسی ادب پارے کے بارے میں تنقیدی رائے لیں اور اس کی حسن و قبح کا اندازہ لگوائیں۔

۲۔ کسی بھی عبارت کو خاص رفتار کے ساتھ منتخب انداز میں (Skim & Scan) کر کے پڑھوائیں۔

۳۔ شکیب جلالی کے مجموعہ کلام ''روشنی اے روشنی'' سے چند غزلیات اور سنوائی جائیں۔

اشاراتِ تدریس

۱۔ اساتذہ کرام طلبہ کو اُردو میں بدلتے رجحانات کی نشاندہی مثالوں کے ذریعے کروائیں۔

۲۔ شکیب جلالی کی شاعری میں استعمال کیے گئے استعارات اور تشبیہات سے آگاہ کریں۔

۳۔ اُردو غزل گوئی میں شکیب جلالی کا مقام بتائیں۔